السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جولوگ دعوت دین کا کام کرتے ہیں اور معاشرہ میں مکمل دین کونافذ کرنا چاہتے ہیں، انھیں اکثر مختلف قسم کے اعتراضات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ایک اعتراض یہ ہے کہ یہ لوگ دین میں سیاست کو شامل کر کے سیاسی مفادات حاصل کرنے کے چکر میں ہیں۔ یہ لوگ معاشرے میں فتنہ پھیلارہے ہیں اور لوگوں میں تفرقہ ڈال رہے ہیں اور ان کی وجہ سے معاشرے کا امن وسکون غارت ہورہاہے۔ ایسا اعتراض کرنے والے اکثر وہ لوگ ہیں جو مفکرین اور دانشوران ملت کہلاتے ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جو علمائے دین کہلاتے ہیں لیکن دین کو صرف عبادات واذکار تک محدود سمجھتے ہیں۔ کیا معاشرہ میں مکمل دین کی دعوت دینے والے واقعی فتنہ پرور ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر دعوتِ دین کا کام اور مکمل دین کے نفاذ کی کوشش واقعی فتنہ پروری ہے جیساکہ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں تو نعوذ باللہ، اللہ کے رسول وانبیاء علیہ السلام سب سے پہلے فتنہ پرور ہیں کیونکہ دعوت دین کی ذمے داری اور معاشرہ میں پھیلی ہوئی برائیوں کے خاتمے کی ذمہ داری سب سے پہلے ان ہی رسول اور انبیاء علیہ السلام نے تو نبھائی ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ دعوت دین کی تحریک کے نتیجہ میں معاشرہ دو گروہوں میں منقسم ہوگیا۔ ایک گرہ مومنین وصالحین کا اور دوسرا گروہ کفار ومشرکین کا۔ اوران دونوں کے درمیان جنگیں بھی ہوئیں۔ ملاحظہ ہواللہ کا فرمان:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ فَإِذَا هُمْ فَرِيقَانِ يَخْتَصِمُونَ ٤٥ ... سورة النمل

"اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا کہ اے لوگو تم اللہ کی عبادت کرو۔ پس وہ دو گروہ میں بٹ کر جھگڑنے لگے۔"

توکیا نعوذ باللہ صالح علیہ السلام فتنہ پرور تھے کہ دعوت دین کے نتیجہ میں ان کا معاشرہ دو گروہوں میں منقسم ہوگیا اوران کے درمیان لڑائیاں شروع ہوگئیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل پورا معاشرہ ایک گروہ کی شکل میں تھا یعنی سب ہی مشرک تھے۔ لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دی تو معاشرہ دوگروہوں میں منقسم ہوگیا۔ کچھ لوگوں نے اسلام قبول کرلیا اور کچھ شرک پراڑے رہے۔ اوراس کے نتیجہ میں ان کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں۔ توکیا نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ پرور تھے؟

یہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ فتنہ کے مفہوم کوواضح کیا جائے۔ فتنہ دراصل آزمائش اورامتحان کوکہتے ہیں۔ بہت ساری آیتوں میں یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً:

الم ١ أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ٢ ... سورة العنكبوت

"الم! کیا لوگوں کو یہ گمان ہے کہ وہ ایمان لائیں گے اور انھیں یونہی چھوڑدیا جائے گا اور انھیں آزمایا نہیں جائے گا۔"

قرآن میں متعدد مقامات پرمال واولاد اور عورتوں کوفتنہ کہا گیا ہے کہ تو یہ سب چیزیں اسی مفہوم میں فتنہ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے امتحان لیتا ہے اور آزماتا ہے۔ یہ ساری چیزیں اللہ کی نعمت ہیں۔ یہاں فتنہ کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ یہ ساری چیزیں فتنہ پرور ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے انھیں آزمائش کا سامان بنایا ہے۔

فتنہ کا ایک دوسرا مفہوم ہے عذاب دینا اور ستانا۔ مثلاً یہ آیت ملاحظہ کیجیے:

إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ ١٠ ... سورة البروج

"بے شک جن لوگوں نے مومن مرد اور عورتوں کوستایا اور اپنے اس عمل سے توبہ نہیں کیا۔ ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور آگ کا عذاب ہے۔"

اس آیت کی رو سے فتنہ پرور وہ لوگ ہیں جو مومنین کوستاتے اور تنگ کرتے ہیں۔ فتنہ پرور وہ نہیں ہیں جو دین اوراسلام کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ بلکہ دعوت دین کا کام کرنے والوں کو ستانے والے فتنہ پرور ہیں۔ جو لوگ دعوتِ دین کا کام کرنے والوں الٹے سیدھے اعتراضات کرکے پریشان کرتے ہیں۔ انھیں غور کرنا چاہیے کہ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اس آیت کی رو سے وہ خود ہی فتنہ پرور ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

سیاسی مسائل، جلد: 2، صفحہ: 326

محدث فتویٰ